

”بھلا اطبا کے سوا کون اس بات سے واقف ہے کہ زخم  
خواب ہو جانے کی علامت یہ ہے، اس کے اندر ہوا نفوذ  
کرنے لگے۔ جو زخم سانس دینے لگتا ہے، وہ ضرور ملک ثابت  
ہوتا ہے۔“

۱۔ شرح:  
جس جگہ نسیم گیسوے  
محبوب میں کنگھی کر  
رہی ہے اور اس  
کی درستی و آراستگی  
میں مصروف ہے،  
وہاں صحراے تاتار  
کے آہو کا دماغ  
نافہ بن گیا ہے۔  
نافہ اس منجد  
نخون کو کہتے ہیں جو  
آہوٹے ختن کے  
شکار کے بعد اس  
کی ناف میں جم جاتا  
ہے۔ عام دستور  
یہی ہے کہ شکار کرتے  
بھی سرن کی ناف کھڑ

جس جا نسیم شانہ کش زلفِ یار ہے  
نافہ دماغ آہوٹے دشتِ تار ہے  
کس کا سراغ جلوہ ہے حیرت کو؟ اے خدا!  
آئینہ فرش شمش جہتِ انتظار ہے  
ہے ذرہ ذرہ تنگی جا سے غبارِ شوق  
گردام یہ ہے وسعتِ صحرا شکار ہے  
دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ  
نظارے کا مقدمہ پھر روزِ بکار ہے  
چھڑکے ہے شبنم آئینہ برگِ گل پر آب  
اے عندلیب! وقت و دارع بہار ہے  
تہجِ آپڑی ہے وعدہ دل دار کی مجھے  
آہوٹے ختن آہوٹے ختن آہوٹے ختن